﴿ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ﴾
(سورة البقره:255)

کلمة أيدی گرائمر

اسم المُنْقوصُ:

المُنْقوصُ هُوَ كُلُ اسْمٍ مُعْرَبٍ آخِرُه يَاءٌ لَازِمَةٌ مَكْسُوْرٌ مَا قَبْلَهَا

اسم منقوص ہر وہ اسم معرب ہے کہ جس کا آخر یاءلازمہ ہو اور اس کا ما قبل مکسور ہو۔

اسم منقوص is that اسم معوب(declinable noun)which ends at ي لازمة and the letter preceding it has a kasrah.

القَاضِيْ جج ، المحَامِي وکیل ، الجَانِي مجرم ، الهَادِيْ رہنمائی کرنے والا

the guide ، the criminal, the lawyer, the judge

Rules of Erab of اسم منقوص: **اسم منقوص کا اعراب کے قواعد:**

تُقَدَّرُ الضَّمَةُ وَالكَسْرَةُ عَلى آخِرِ المُنْقوصِ فِي حَالَتِي الرَّفعِ وَالجَرِ اَمَا النِصفُ فَيَكُونُ بِفَتْحَةٍ ظَاهِرَةٍ عَلَى الآخِرِ

اسم منقوص کے آخر میں حالت رفع اور جّر دونوں میں رفع ضمّہ اور کسرۃ مقدرۃ ہوتے ہیں۔ لیکن نصباً آخر پر فتحہ کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے۔

The nominative (رفع) and genitive (جر) cases of اسم منقوص have ضَمَّةُ اْلمُقَدَّرة and كَسْرَةُاْلمَقَدَّرة respectively at the end. But in accusative (نصب) case it takes فتحة

اسم منقوص نكرة

۔اسم منقوص اگر نکرۃ ہو تو اس کی یاء حذف ہو جائے گی۔اس صورت میں حالت رفع اور حالت جّر کا اعراب دونوں کسرۃ کی تنوین کے ساتھ ظاہر ہو گا۔

اسم منقوص نكرة : If اسم منقوص is نكرة (indefinite), its ى is dropped. Then in both nominative (رفع) and genitive (جر) cases it takes كسرة تنوين.

This is a judge. (Nominative) — هَذا قَاضٍ **(یہ قاضی ہے)** حالت رفع

هَذا – اسم إشارة للتقريب مبنى السكون في محلّ رفعٍ مبتدأ

قَاضٍ – اسم منقوص مرفوعٌ علامةُ رفعِهِ ضَمَّتَانِ على ياءٍ مَحْذُوفَةٍ

I asked a judge. (Accusative) — سَأَلتُ قَاضِيًا **(میں نے قاضی سے پوچھا)** حالت نصب

سَأَلتُ – فعل ماضٍ مبني السكون فاعل ضمير بارز متصل " تُ "

قَاضِيًا – اسم منقوص مفعول به منصوب علامةُ نصبِهِ فَتحتانِ على ياءٍ

This is the house of a judge. (Genitive) هَذَا بَيتُ قَاضٍ (یہ قاضی کا گھر ہے) حالت جرّ

هَذَا – اسم إشارة للتقريب مبنى السكون في محلّ رفع مبتدأ

بَيتُ – اسم مرفوع وعلامة رفعِه الضَّمّة الظاهرة خبر وَ هُوَ مضاف

قَاضٍ – اسم منقوص مضاف إليه مجرُوْر وَ علامةُ جَرِّه كسرتانِ على ياءٍ مَحْذُوفَةٍ

(Definite) اسم منقوص معرفة

اسم منقوص کی یاء صرف تین حالتوں میں باقی رہے گی۔

The ى of اسم منقوص will remain, will not be dropped in three cases:

1- If it takes ال. 1 ۔اگر اسم منقوص پر" ال"داخل ہو جائے۔

قَاضٍ الْقَاضِيْ – مُحَامٍ الْمَحَامِي – أَيْدٍ الأَيْدى – هَادٍ الْهَادِيْ

2 ۔اگر اسم منقوص مضاف بن رہا ہو۔

2- If it occurs as a مضاف. e.g. the judge of Meccah, the defense lawyer.

قَاضِيْ مَكَّةَ مکہ کا قاضی ، مُحَامِى الدِّفَاعِ وکیل صفائی

3 ۔اگر اسم منقوص منصوب حالت میں ہو۔

3- If it is in accusative case. e.g

I want another one. أُرِيدُ ثَانِيًا (مجھے دوسرا چاہیے)

I asked a judge سَأَلتُ قَاضِيًا (میں نے قاضی سے پوچھا)

نوٹ:اسم منقوص کے تثنیہ کے صیغوں میں یاء ظاہر ہوتی ہے۔

الْقَاضِيْانِ (دو قاضی) هَادِيَانِ (دو ہدایت والے)

Note: ي is present in the dual form of اسم منقوص.

اسم منقوص کا اعراب (Erab of اسم منقوص)

الأسباب	عَلامةُ الجَرِّ	عَلامةُ النَّصبِ	عَلامةُ الرَّفعِ	
لِلثِّقلِ ← بوجه	مُررتُ بالقاضِي كسْرَةُ المقَدَّرة على الياءِ **(میں قاضی کے پاس سے گزرا)**	سَألتُ القاضِيَ فَتْحَةُ الظَاهِرَة على الياءِ **(میں نے قاضی سے پوچھا)**	جَاءَ القَاضِي ضَمَّةُ المقَدَّرة على الياءِ **(قاضی آیا)**	المنْقوصُ المعرِفة
لِلثِّقلِ ← بوجه	مُررتُ بِقاضٍ كسرتانِ على ياءٍ مَحْذُوفَةٍ **(میں ایک قاضی کے پاس سے گزرا)**	سَألتُ قَاضِيًا فتحتانِ على الياءِ **(میں نے ایک قاضی سے پوچھا)**	جَاءَ قَاضٍ ضَمَّتانِ على ياءٍ مَحْذُوفَةٍ **(ایک قاضی آیا)**	المنْقوصُ النَكِرَةُ

اسم منقوص أیدی کی تبدیلیاں
(يَدٌ) يَدْيٌ ← يَدْيُنْ ← يَدُيْنْ ← يَدُنْ ← يَدٌ
(أيدِي) أيدِيٌ ← أيدِيُنْ ← أيدِيْنْ ← أيدِنْ ← أيدٍ

اسم منقوص , أيدِی occurs as a مضاف with ضمير (pronoun). See the examples of its singular, dual and plural forms in the Qura'n.

اسم منقوص مضاف				
واحد	يَدُ اللّهِ	يَدَهُ	بِيَدِكَ	يَدَكَ
تثنية	يَدَيْ رَحْمَتِهِ	يَدَيَّ	يَدَاكَ	يَدَاهُ
جمع	أَيْدِي النَّاسِ	أَيْدِيكُمْ	أَيْدِيهِنَّ	بِأَيْدِينَا

يَدٌ کے مختلف معنی

اَلْيَدُ **مونث سماعی استعمال ہوتا ہے۔اسکی جمع "**أَيْدٍ "و "يَدِيٌّ " آتی ہے**-زیادہ تر "**أَيْدٍ "استعمال ہوتی ہے**۔اوراس کا** تثنية "يَدَانِ اَو يَدَيَانِ **"آتا ہے۔**

اَلْيَدُ کے اصلی معنی ہاتھ کے ہیں۔ **لیکن استعارہ کے طور پر اسکا استعمال متعدد معانی میں ہوتا ہے۔**

مثلاً جاہ اور وقار/قوت واقتدار/غلبہ وتسلط/ملکیت/مددگار/امداد اور فریاد رسی/احسان وانعام/حفاظت وصیانت/حذاقت ومہارت

قران میں استعمال

﴿وَاذْكُرْ عِبَادَنَا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَقَ وَيَعْقُوبَ أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ﴾

اور ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب (علیہم السلام) کا ذکر کیجئے جو بڑی قوّت والے اور نظر والے تھے

﴿ إِلَّا أَن يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾

سوائے اس کے کہ وہ (عورتیں اپنا حق) خود معاف کر دیں یا شوہر جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے معاف کر دے

﴿ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ﴾

اور ہم نے مریم (علیہا السلام) کے فرزند عیسیٰ (علیہ السلام) کو (بھی) روشن نشانیاں عطا کیں اور ہم نے پاک روح کے ذریعے ان کی تائید (اور مدد) کی

﴿ جَاءتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَرَدُّواْ أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ ﴾

ان کے پاس ان کے رسول واضح نشانیوں کے ساتھ آئے تھے پس انہوں نے اپنے ہاتھ اپنے مونہوں میں ڈال لئے

اور یہ لفظ ندامت اور شرمندگی کے لیے بھی آتا ہے۔ ابن قتیبہ نے ان معانی کے ساتھ بھی لکھا ہے کہ اس سے مراد یہ بھی ہے کہ وہ غیظ و غضب میں اپنے ہاتھ کاٹنے لگتے ہیں۔

بَیْنَ یَدَیْہِ کا محاورہ

قُران کریم میں جہاں جہاں یہ لفظ آئے گا سیاق وسباق کے اعتبار سے اسکے معنی لیے جائینگے۔ قُران کریم میں بَیْنَ یَدَیْہِ کا محاورہ متعدد بار آیا ہے اسکے لفظی معنی 'اسکے دونوں ہاتھوں کے درمیان' (یعنی سامنے)

﴿ وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ ﴾

اور آسمانی کائنات کو ہم نے بڑی قوت کے ذریعہ سے بنایا

﴿ وَلَنْ يَتَمَنَّوْهُ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ﴾

لیکن اپنی کرتوتوں کو دیکھتے ہوئے جو ان کے ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں کبھی بھی موت نہیں مانگیں گے اللہ تعالی ظالموں کو خوب جانتا ہے

یعنی جو کچھ انکے ہاتھوں نے بھیجا ظاہر ہے اسکے معنی ہاتھ نہیں ہے بلکہ خود انسان کے ہیں۔

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ﴾

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے آگے نہ بڑھا کرو

سورة الحجرات **میں ہے لفظی ترجمہ میں اسکے معنی ہونگے 'نہ تم آگے بڑھو اللہ اور اسکے رسول سے' ظاہر ہے یہاں پر یَدَیِ سے مراد ہاتھ بڑھانے کے نہیں ہیں بلکہ یہاں یَدَیِ سے مراد احکامات اور فیصلہ کے ہیں۔**